حضرت خلیل اللہؑ کے مختصر حالاتِ زندگی

مولانا عزیز زبیدی صاحب

سیدنا ابراہیم علیہ السلام عراق کے ایک مشہور شہر اُور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بت تراش، بُت فروش اور بت خانے کے بڑے پجاری تھے۔ کالدی زبان میں بڑے پادری کو آدار کہتے تھے غالباً یہی آدار ہے جس نے عربی میں آزر کی شکل اختیار کر لی اور ابراہیم علیہ السلام کے والد، تارح، آزر کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب آنکھ کھولی تو اپنے گھر میں بت پرستی پائی مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں شروع ہی سے حق کی بصیرت اور رشد و ہدایت کی روشنی عطا فرمائی تھی اس لیے نہ تو عزیزوں اور بزرگوں کی غلط روی۔ انہیں متاثر کر سکی اور نہ قوم کی جہالت و گمراہی انہیں راہِ راست سے ہٹا سکی۔ نبوت کے منصب پر سرفراز ہوتے ہی انہوں نے دعوت حق کو پھیلانا شروع کر دیا۔

والد کو دعوتِ حق: انہوں نے دعوت کا کام اپنے خاندان ہی سے شروع کیا اور سب سے پہلے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان، آپ اس چیز کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ آپ کے کسی کام آسکتی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے علم کی روشنی عطا فرمائی ہے آپ میری پیروی کیجئے۔ میں آپ کو سیدھی راہ دکھاؤں گا۔ شیطان کی پیروی نہ کیجئے ورنہ آپ خدا کے عذاب میں گھر جائیں گے۔ والد پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے الٹا انہیں دھمکایا اور کہا کہ اگر تم ہمارے معبودوں کی برائی سے باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا۔ اپنی خیر چاہتے ہو تو جان سلامت لے کر یہاں سے چلتے بنو۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت نرمی اور ادب سے جواب دیا۔ اچھا، تو میرا سلام قبول فرمائیے، میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ مگر پروردگار سے آپ کے حق میں دعائے خیر کرتا رہوں گا۔

قوم کو دعوتِ حق: جب آزر نے دعوتِ حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو حق کی طرف دعوت دینی شروع کی۔ شرک و بت پرستی کے خلاف

عقلِ سلیم کی حجتیں اور وجدانِ صادق کی شہادتیں پیش کیں مگر آباؤ اجداد کی تقلید کی ظلمت ان لوگوں کے دلوں پر اسی طرح چھاگئی تھی کہ عقل و بینش کی کوئی روشنی بھی انہیں دکھائی نہ دیتی تھی۔ ہر حجت و آیت کا جواب ان کی طرف سے یہی دیا جاتا تھا کہ ہم نے باپ دادا کو دیکھا ہے کہ انہیں بتوں کو پوجا کرتے تھے۔ جو حقیقت ہمارے آباؤ اجداد اور ان کے آباؤ اجداد نہ پاسکے وہ تم نے کیوں پالی؟

جب قوم پر ابراہیم علیہ السلام کے پند و نصائح کا کوئی اثر نہ ہوا تو انہوں نے اعلان کیا کہ میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک ایسی چال چلوں گا جو تم کو زچ کرکے ہی چھوڑے گی۔ چنانچہ ایک روز جب قوم کے تمام چھوٹے بڑے ایک مذہبی میلہ دیکھنے کے لیے باہر گئے ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک تبر لے کر ہیکل میں پہنچے اور ساری مورتیوں کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ مگر سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور اس کے کندھے پر تبر رکھ کر واپس چلے آئے۔ جب لوگوں نے میلہ سے واپسی پر ہیکل میں بتوں کا یہ حال دیکھا تو سخت برہم ہوگئے۔ کہنے لگے ہو نہ ہو یہ ابراہیم (علیہ السلام) کا کام ہے۔ انہیں طلب کیا گیا اور سوال کیا گیا کہ کیا ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ یہ نازیبا حرکت تم نے کی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس بڑے بت سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔ یہ جواب سن کر وہ دل ہی دل میں نادم ہوئے اور شرم کے مارے گردن جھکا کر کہنے لگے۔ ابراہیم (علیہ السلام) تم خوب جانتے ہو کہ یہ بے جان مورتیاں ہیں، ان میں بولنے کی قدرت کہاں ہے! اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں انہیں نصیحت بھی کی اور ملامت بھی کی اور بتایا کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ تف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودانِ باطل پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے!

مگر اس نصیحت کا الٹا اثر ہوا۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کی عداوت اور دشمنی پر کمربستہ ہوگئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اگر دیوتاؤں کی خوشنودی چاہتے ہو تو اس شخص کو قتل کر ڈالو تاکہ اس دعوت و تبلیغ کا قصہ ہی پاک ہو جائے۔

نمرود سے مناظرہ: شدہ شدہ یہ باتیں عراق کے بادشاہ نمرود تک پہنچ گئیں۔ نمرود اور معتقد اعلیٰ رب ہونے کا مدعی تھا اور لوگ دوسرے دیوتاؤں کی طرح اس کو بھی پوجتے تھے۔ نمرود نے سوچا کہ اگر اس شخص کی تبلیغی سرگرمیاں یونہی جاری رہیں تو یہ رعایا کو میری طرف اور الوہیت سے برگشتہ کر دے گا۔ چنانچہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو دربار میں بلایا اور پوچھا

کہ تمہارا رب کون ہے جس کی عبادت کی طرف تم لوگوں کو بلا رہے ہو ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے - اس پر وہ کہنے لگا، زندگی اور موت میرے اختیار میں بھی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا اچھا میرا رب سورج مشرق سے نکالتا ہے - تو ذرا مغرب سے نکال لا - یہ سن کر وہ منکر حق ششدر رہ گیا - مگر خود پرستی کی ظلمت سے حق پرستی کی روشنی میں نہ آیا - بلکہ اس کے برعکس اپنی ذلت و ندامت کی وجہ سے اس کے سینہ میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی - اور رعایا سے بادشاہ تک سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ دین آبا کی مخالفت کی پاداش میں ابراہیم علیہ السلام کو بھڑکتی ہوئی آگ میں جلا دینا چاہیے -

پہلی آزمائش :- یہ بڑا نازک وقت تھا - باپ دشمن، عوام مخالف، بادشاہ وقت، درپے آزار - مگر ان میں سے کوئی چیز بھی ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کو راہ حق سے ڈگمگا نہ سکی، وہ خدائے واحد کے بھروسے اس کڑی آزمائش کے لیے تیار ہو گئے - ایک خاص جگہ لگاتار کئی روز تک آگ دہکائی گئی اور جب اس کے شعلوں کی گرمی سے قرب و جوار کی اشیاء تک جھلسنے لگیں تو ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں پھینک دیا گیا - لیکن اس وقت خالق کائنات کی نظر کرم سے وہ ہولناک آگ خلیل اللہ کے لیے گلزار بن گئی - ابراہیم علیہ السلام کا بال تک بیکا نہ ہوا اور دشمنان حق کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے -

جب اس بدنصیب قوم نے ابراہیم علیہ السلام کی بات پر کان نہ دھرا اور ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا - تو انہوں نے اپنے وطن سے ہجرت کا فیصلہ کر لیا تاکہ کسی دوسری جگہ جاکر لوگوں کو پیغام الٰہی سنائیں اور دعوت حق کو پھیلائیں چنانچہ وہ اُور سے شام اور فلسطین ہوتے ہوئے مصر جا پہنچے اس سفر میں ان کی بیوی حضرت سارہ، ان کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ان کے ہمراہ تھے - مصر کے قیام کے زمانے میں بعض ایسے واقعات پیش آئے جن سے شاہ مصر پر یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے برگزیدہ بندے ہیں اس لیے اس نے ان کی خاطر و مدارات کی اور مصر سے روانگی کے وقت اپنی

بیٹی ہاجرہ کو ان کی زوجیت میں دے دیا - خدا تعالیٰ نے انہیں پہلوٹا بیٹا انہی ہاجرہ کے بطن سے عنایت فرمایا

دوسری آزمائش : حضرت ابراہیم علیہ السلام دعوت حق کو پھیلانے کے لیے سالہا سال بے خانماں پھرتے رہے - ساری جوانی اسی طرح بیت گئی - اور کالے بال سفید ہو گئے - اخیر عمر میں جب نوے برس پورے ہونے میں صرف چار سال باقی تھے - اور اولاد سے مایوسی ہو چکی تھی - اللہ

سنے اولاد دی۔ ہاجرہ کے بطن سے اسماعیل علیہ السلام کا پیدا ہونا حضرت سارہ کو شاق گزرا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان ماں بیٹوں کو، وطن سے بہت دور لے جاکر اس جگہ چھوڑ آئے جہاں آج مکہ آباد ہے۔ اور پروردگارِ عالم سے دعا کی کہ مولا، میں نے اپنے اہل و عیال کو اس بے آب و گیاہ اور ویران علاقے میں لاکر بسا دیا ہے۔ تاکہ اس سرزمین میں تیرا نام بلند ہو۔ خدایا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کے لیے رزق کا سامان کر دے اس بڑھاپے میں اپنے اکلوتے بیٹے کو اپنی نگاہوں سے دور کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر اسے بھی گوارا کر لیا۔

تیسری آزمائش:۔ مقربین بارگاہِ الٰہی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا معاملہ عام انسانوں سے مختلف ہوتا ہے انہیں آزمائش و امتحان کی سخت سے سخت منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے اور قدم قدم پر جان سپاری اور تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو بھی کئی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا انہیں زندہ آگ میں جلا دینے کا فیصلہ کیا گیا وہ اس ہولناک سزا کو بھگتنے کے لیے تیار ہوگئے۔ بیوی اور اکلوتے بیٹے کو فاران کے بیابان میں چھوڑ آنے کا حکم ملا تو وہ بھی کوئی معمولی امتحان نہ تھا سخت آزمائش تھی۔ بڑھاپے کی تمناؤں کا مرکز، شبانہ روز دعاؤں کے ثمر اور گھر کے چشم و چراغ، اسماعیلؑ کو صرف حکمِ الٰہی کی تعمیل میں ایک بے آب و گیاہ ریگستان میں چھوڑ آنے تیسرا امتحان ان سے بھی زیادہ کٹھن تھا۔ بارگاہِ الٰہی سے اشارہ ہوا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ہماری راہ میں قربان کر دو، اشارہ پاتا ہی اپنے لختِ جگر کو خدا کا حکم سنایا۔ اس سعادت مند لڑکے نے بھی فوراً حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور حضرت ابراہیم اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ فوراً وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے ابراہیم علیہ السلام تم نے ثابت کر دیا کہ تم دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر رب العلمین سے محبت رکھتے ہو۔ تم نے اپنے مسلم ہونے کے دعوے کو بالکل سچ کر دکھایا۔ یہی وہ قربانی ہے جو یادگار کے طور پر ملتِ ابراہیمی کا شعار قرار پائی۔ اور ہر سال ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ساری دنیا میں اس رسم کو دہرایا جاتا ہے۔

منصب امامت:۔ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہر طرح آزما لیا اور وہ ہر آزمائش میں پورے اتر آئے تو اللہ تعالےٰ نے انہیں ساری دنیا کا امام بنا دیا اور وہ اسلام کی عالمگیر تحریک کے لیڈر بنائے گئے۔ چنانچہ آپ نے اسلامی تحریک کا تمام دنیا میں پھیلانے کے لیے زبردست جدوجہد شروع کر دی۔ اس کام میں تین آدمی ان کے لیے قوتِ بازو ثابت ہوئے۔ ایک ان کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام جن کو انہوں نے سدوم (مشرق اردن) میں اپنا نائب مقرر کیا، دوسرے

ان کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام جو حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے جنہیں کنعان (فلسطین) میں آباد کیا گیا اور تیسرے ان کے بڑے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام جنہوں نے عرب کے تمام گوشوں میں اسلام کی تعلیم پھیلائی۔

مرکز اسلام کی تعمیر: ہر تحریک کے لیے ایک مرکز کی ضرورت پڑتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عالمگیر اسلامی تحریک کا مرکز تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اس مرکز کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا اور خود ہی اس کی تعمیر کی جگہ تجویز کی۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹوں نے وہ مرکز تعمیر کیا جو کعبہ کے نام سے آج ساری دنیا میں مشہور ہے اور جہاں ہر سال حج کا عالمگیر اجتماع ہوتا ہے۔ یہ ہیں عالمگیر اسلامی تحریک کے امام سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات زندگی۔

قارئین کرام کے نام!

جن قارئین کرام کا سالانہ زرِ تعاون ختم ہو چکا ہے۔ انہیں اس کی اطلاع دی گئی ہے۔ لہٰذا وہ زرِ تعاون ارسال کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اگر دو ہفتے تک زرِ تعاون موصول نہ ہوا تو انہیں پرچہ بذریعہ وی پی (مبلغ ۳۰/- روپے) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا دینی، اخلاقی اور جماعتی فریضہ ہوگا۔

نئے معاونینِ کرام منی آرڈر بھیجتے وقت اس کے نیچے (ن) کا نشان لگا دیا کریں۔ اس سے دفتری امور کی انجام دہی میں سہولت رہتی ہے۔ شکریہ!